www.KitaboSunnat.com

کتاب و حکمت

پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ
پروفیسر حافظ محمد اسرائیل

ترجمان القرآن

آیت: ۱۳۷، ۱۳۸

فَإِنْ ءَامَنُوا۟ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ صِبْغَةَ ٱللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُۥ عَٰبِدُونَ

"تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو، تو یہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے اور اگر منہ پھیرلیں اور بات نہ مانیں تو وہ تمہارے مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمہیں اللہ کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(اے نبی اکرم ﷺ کہہ دیجئے کہ ہم نے) اللہ کا رنگ اختیار کرلیا ہے اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا ہوسکتا ہے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

اس آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر اہل کتاب اور کفار تمہاری سب کتب و انبیاء پر بلا تفریق ایمان لائیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ سیدھے رستے پر آگئے، حق بات کو پاگئے اور اگر دلیل کے آجانے کے بعد باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف نہیں آتے تو جان لیجئے: وہ ہٹ دھرم ہیں، ضد پر قائم ہیں، اللہ خود ان سے نپٹ لے گا اور تمہیں فتح عطا کرے گا۔ یہی حال مقلّدین کا ہے کہ اگر وہ اہل سنت کی طرح قرآن و حدیث کو جان لیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ رستے پر آگئے۔ اور نہ مانیں تو جان لو کہ اپنی ضد پر جمے ہوئے ہیں، غرض اللہ متبعین کو کفایت کرتا ہے۔

لفظ "شقاق" شق سے مشتق ہے۔ اس کا معنی ہے "طرف" کیونکہ ہر فریق دوسرے فریق سے مخاصمت کی وجہ سے ایک جانب ہوتا ہے یا اس کا مفہوم صعوبت ہے۔ کیونکہ ہر فریق ایسا کام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے جو دوسرے پر شاق و دشوار گذرتا ہے۔ آیت کا مفہوم دونوں طرح درست ہے۔
ابو العالیہ نے شقاق کے معنی فراق کیے ہیں۔ کسی نے اختلاف و مخالفت، کسی نے عداوت و محاربت
اور کسی نے گمراہی (وغیرہ) مراد لیا ہے۔ اس آیت میں معجزہ ہے رسول اکرم ﷺ کا کہ جو خبر اللہ
کے کفایت کرنے میں بطور غائب دی گئی تھی وہ پوری ہوئی۔ اللہ نے اپنا وعدہ وفا کیا، اللہ نے بنی
قریظہ، بنی نضیر اور قینقاع پر رسول اکرم ﷺ کو فتح عطا کی۔ یہود و نصاریٰ کو ذلیل و رسوا کیا۔
نافع نے فرمایا: میں نے آنکھ سے دیکھا کہ عثمان کا خون، شہادت کے وقت اسی آیت شریف
پر گرا تھا (ابن ابی حاتم)

صبغۃ اللہ

ابن عباس نے فرمایا: اللہ کے رنگ سے اللہ کا دین مراد ہے۔ ایک جماعت صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے بعض نے کہا "تطہیر" ہے بعض نے ایمان کہا یعنی اللہ کی وہ فطرت جس پر بندوں کو پیدا کیا گیا۔ عیسائیوں کے گھر جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں اس کو رنگتے تھے۔ اس کو "معمودیہ" کہتے ہیں، اسی کو تطہیر اولاد ٹھہراتے تھے۔ جب اس پر رنگ چڑھ جاتا تو کہتے: اب سچ مچ نصرانی ہوگیا۔ اللہ نے اس بات کا رد فرمایا کہ اصل رنگ تو اللہ کا رنگ ہے، یعنی دین اسلام جس کو آدم سے لے کر عیسیٰ تک سارے پیغمبر لائے ہیں۔ اس رنگ سے بڑھ کر کسی رنگ میں تطہیر و طہارت نہیں ہے۔ یہ رنگ خاص اللہ کا لباس ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں: بنی اسرائیل نے کہا: "اے موسیٰ کیا تیرا رنگ اللہ رنگتا ہے؟ موسیٰ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو۔ اللہ نے موسیٰ کو فرمایا: تو کہہ "ہاں میں سرخ، سیاہ، سفید رنگ دیتا ہوں، یہ سارے رنگ میرے ہی رنگ ہیں"۔
پھر رسول اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی (اسے ابن ابی حاتم نے موقوفاً ابن مردویہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن کثیر نے موقوف کو بشرط صحتِ اسناد مشکوک بتایا ہے)
بعض نے کہا: رنگ سے مراد "ختنہ" ہے۔ اس لئے ختان سے خون نکلتا ہے اور ختنے والا اس میں رنگا جاتا ہے مگر پہلا قول "اولیٰ" ہے۔

آیت: ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱

قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِى ٱللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ
وَلَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ
تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ ءَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

"اے نبی اکرم ﷺ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو، حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کا اور ہم خالصتاً اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(اے یہود و نصاریٰ) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے؟ اے نبی اکرم ﷺ! آپ ان سے کہہ دیجئے بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی شہادت کو جو ان کے پاس (کتاب میں موجود) ہے، اُسے چھپائے اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ اس سے غافل نہیں۔

یہ جماعت گذر گئی ان کے لئے وہی کچھ ہے جو انہوں نے عمل کیا اور تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا اور جو کام وہ کیا کرتے تھے ان کی باز پرس تم سے نہیں ہوگی"۔

اللہ نے اس جگہ رسول اکرم ﷺ کو یہ فرمایا کہ آپ ان مشرکوں کے ساتھ بحث و تمحیص کو چھوڑ دیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم میرے ساتھ توحید، اخلاص، اتباع اور امر و نواہی اور زجر و توبیخ کے ترک کرنے میں مناظرہ کرتے ہو؟ حالانکہ ہمارے درمیان متصرف ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جو اخلاصِ الوہیت کا مستحق ہے۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ ہم تمہارے کام سے بری ہیں اور تم ہمارے کام سے بیزار۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴾ (یونس:۴۱)

"اور اگر یہ آپ کی تکذیب کریں تو کہہ دیجئے کہ مجھے میرے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کا، تم میرے اعمال کے لئے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے اعمال کا جوابدہ نہیں ہوں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ﴾

"اے نبی اکرم ﷺ اگر یہ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ میں اور میرے ماننے والے تو اللہ کے فرمانبردار ہو چکے ہیں" (آل عمران:۲۰)

اور اللہ نے فرمایا: اَتُحَاجُّوْنِيْ فِي اللّٰهِ —— یہ ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے جھگڑے کے وقت فرمایا تھا۔ اللہ نے فرمایا، ﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاجَّ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَبِّهٖ ﴾ —— اسی طرح اس آیت میں یہ ارشاد کیا کہ ہم تم سے بری تم ہم سے بری، ہم تو اسی ایک اکیلے اللہ کے پوجنے والے ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے اس دعویٰ کہ ابراہیمؑ وغیرہ انبیاءؑ واسباط ملتِ یہودیت و نصرانیت پر تھے، کا ردّ فرمایا کہ تمہیں اللہ سے بھی زیادہ خبر ہے؟ جو تم ایسا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی، جیسے اللہ نے فرمایا:

﴿ مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (آل عمران:۶۷)

"ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے اور نہ ہی عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور اس کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے"

حسن بصریؒ نے فرمایا: جو کتاب ان کے پاس آئی تھی، اس میں وہ پڑھتے تھے کہ دین یہی اسلام ہے، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد یہودیت نصرانیت سے بری و بیزار اور الگ تھلگ تھے۔ گویا انہوں نے اس بات کا اقرار کرلیا تھا لیکن عین وقت پر اس گواہی کو چھپا گئے۔ اللہ نے کہا: تمہارے اس چھپانے سے کچھ نہیں ہوتا، ہم تمہارے کام سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ اس کلمہ میں بڑی سخت وعید اور تحدید ہے یہود و نصاریٰ کے لئے کہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے، وہ تمہیں ضرور تمہارے اعمال کی جزا و سزا دے گا۔ پھر فرمایا کہ تمہارا ابراہیمؑ کی طرف نسبت کرنا تمہیں کچھ کام نہ دے گا جب تک اتباع نہیں کرو گے۔ جس نے ایک نبیؑ کا انکار کیا اس نے گویا سارے انبیاءؑ کا انکار کیا۔ خصوصاً جس نے سید الانبیاء خاتم الرسل، رسول ربُّ العٰلمینؐ کا انکار کیا، وہ سارے انبیاءؑ کا منکر ہوا۔

(ان سطور پر پہلا پارہ اختتام کو پہنچا۔ فالحمدُ للہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ